بروکر کے ذریعے کیا ہوا سودا کینسل کر دیا تو بروکر کو کمیشن ملے گا؟

دارالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:NRL-0244 تاریخ:26-04-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کمیشن ایجنٹ کے ذریعے عقد کرنے کے بعد کیا فریقین یوں کر سکتے ہیں کہ پچھلا عقد ختم کر کے کمیشن ایجنٹ کو عقد ختم کرنے کی اطلاع کر دیں اور پھر آپس میں نیا عقد کر لیں تاکہ کمیشن ایجنٹ کو کمیشن نہ دینا پڑے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اصول شرع یہ ہے کہ اگر کمیشن ایجنٹ نے اپنا کام مکمل کر دیا یعنی عقد مکمل کروا دیا، لیکن فریقین نے باہمی رضامندی سے وہ عقد ختم کر دیا، یا کسی اور وجہ سے وہ عقد ختم ہو گیا، تو بھی کمیشن ایجنٹ اپنے کمیشن کا مستحق ہوتا ہے، کیونکہ کمیشن ایجنٹ اجیر مشترک تھا اور اجیر مشترک جب کام مکمل کر دے، تو اپنی اجرت کا مستحق ہو جاتا ہے، اور بعد میں عقد ختم کرنے یا ختم ہو جانے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ عقد ہوا ہی نہیں۔ لہذا فریقین عقد ختم کر لیں تب بھی کمیشن ایجنٹ کو معروف کمیشن کی ادائیگی کرنی ہو گی۔

یہ ایسے ہے جیسے کوئی شخص درزی سے کپڑا سلائی کروانے کے بعد کپڑا اپھاڑ دے یا سلائیاں کھول کر کپڑے کے علیحدہ علیحدہ پیس بنا دے، تو پھر بھی درزی اپنی مزدوری کا مستحق رہتا ہے کہ اس نے اپنا کام مکمل کر دیا۔

فتاوی قاضی خان ، فتاوی بزازیہ ، فتاوی عالمگیری اور مجلۃ احکام العدلیۃ میں ہے،و اللفظ للاول": الدلال فی البیع اذا أخذ دلالته بعد البیع ثم انفسخ البیع بینهما بسبب من الأسباب سلمت له الدلالية لأن الأجر عوض مقابل بالعمل وقد تم العمل۔۔۔ کالخیاط اذا خاط الثوب ثم فتقه صاحب الثوب فانه لا یرجع علی الخیاط بالاجر" ترجمہ: جب بروکر نے عقد کروانے کے بعد اپنا کمیشن لے لیا، پھر اس خریدار اور فروخت کرنے والے کے درمیان کسی سبب سے بیع فسخ ہو گئی، تو بروکر کو کمیشن دیا جائے گا، کیونکہ کمیشن عمل کے مقابل معاوضہ ہے اور بیشک عمل مکمل ہو چکا، جیسے درزی نے جب کپڑے سلائی کیے، پھر کپڑے کے مالک نے اسے ادھیڑ دیا، تو کپڑے کا مالک درزی سے اجرت واپس نہیں لے گا۔

(فتاوی قاضی، کتاب البیع، جلد2، صفحہ185، مطبوعہ کراچی)
(فتاوی بزازیہ، کتاب الاجارات، جلد01، صفحہ434، مطبوعہ کراچی)
(فتاوی عالمگیری، جلد04، صفحہ451، مطبوعہ کوئٹہ)

"**العقود الدریۃ تنقیح الفتاوی الحامدیۃ**" میں ہے: "(سئل) في دلال سعى بين البائع والمشتري وباع البائع المبيع بنفسه والعرف أن الدلالة على البائع ثم إن المشتري رد المبيع على البائع قام البائع يطالب الدلال بالدلالة التي دفعها له فهل ليس له ذلك؟ (الجواب): نعم ذكر في الصغرى دلال باع ثوبا وأخذ الدلالة ثم استحق المبيع أو رد بعيب بقضاء أو غيره لا تسترد الدلالة وإن انفسخ البيع ؛ لأنه لم يظهر أن البيع لم يكن فلا يبطل عمله۔ عمادية" ترجمہ: بائع اور مشتری کے درمیان کوشش کرنے والے بروکر کے بارے میں سوال کیا گیا اس حال میں کہ بائع نے مبیع خود فروخت کی اور عرف یہ ہے کہ بروکری بائع کے ذمہ ہوتی ہے، پھر اگر مشتری نے مبیع بائع پر لوٹا دی، اب بائع نے بروکر کو جو کمیشن دیا تھا، اس کا بروکر سے مطالبہ کر رہا ہے، تو کیا بائع کا بروکر سے یہ مطالبہ کرنا درست نہیں؟ جواباً ارشاد فرمایا: جی ہاں! (اس کا یہ

مطالبہ کرنا درست نہیں) صغری میں مذکور ہے کہ بروکر نے کوئی کپڑا بیچا اور کمیشن لے لیا، پھر بیچی گئی چیز کے مالک ہونے کا خریدار پر کسی نے دعوی کر دیا یا قاضی کے فیصلہ یا بغیر فیصلہ کے عیب کی بنا پر اسے واپس کر دی گئی، تو بروکر سے کمیشن واپس نہیں لیا جا سکتا، اگرچہ سودا ختم ہو گیا ہو، کیونکہ اگرچہ خرید و فروخت کا معاہدہ ختم ہو گیا ہے، مگر اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا، کہ وہ ہوا ہی نہیں تھا کہ بروکر کا عمل باطل ہو جائے۔ عمادیہ۔

(تنقیح الفتاوی الحامدیہ، کتاب البیوع، جلد 1، صفحہ 247، مطبوعہ دار المعرفۃ)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

27 شوال المکرم 1446ھ/26 اپریل 2025ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جا سکتی ہے